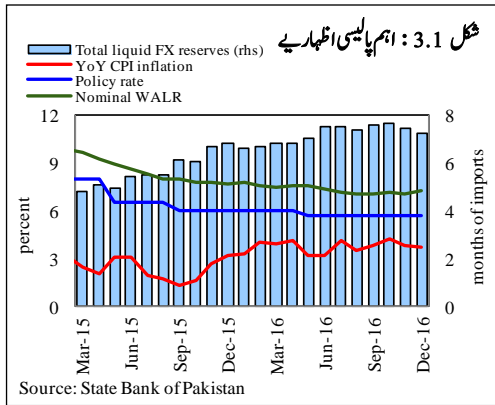


3 مہنگائی اور زرعی پالیسی

3.1 عمومی جائزہ

اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے ہمراہ ملکی طلب میں اضافے کی بنا پر، کچھ کھیتی باڑیوں نے بھی اپنا راستہ تبدیل کیا ہے۔ مالی سال 17ء کے آغاز سے ہی بالخصوص درآمدی ادائیگیاں بڑھتی گئی ہیں، جس کے نتیجے میں پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ تقریباً دوگنا ہو گیا۔¹ م س 17ء کی پہلی ششماہی میں اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بھی گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بلند رہی، کیونکہ اجناس کی قیمتوں میں کمی کے اثرات بتدریج ختم ہو گئے (شکل 3.1)۔² بہر حال، ستمبر 2015ء سے کم ہونے والی مہنگائی گزشتہ ایک سال سے مستحکم ہے اور ایک محدود دائرے میں ہی جھولتی رہی ہے۔ آخراً، کچھ شعبوں کی اچھی کارکردگی کے باوجود م س 17ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی مجموعی نمو کم رہی۔³



زرعی پالیسی کی فیصلہ سازی کے لیے مختلف النوع رجحانات کے حامل ان اظہاروں کے رجحانات مشکل کا باعث تھے، خصوصاً نومبر 2016ء کی زرعی پالیسی کے لیے شرح سود میں کمی بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی سست سرگرمی میں معاونت کر سکتی تھی۔ چونکہ بیرونی دباؤ قابل انتظام ہو چکے تھے (اور اب بھی معلوم ہوتے ہیں) اور صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں اضافہ بھی سست تھا اس لیے اس پالیسی کے امکان کو

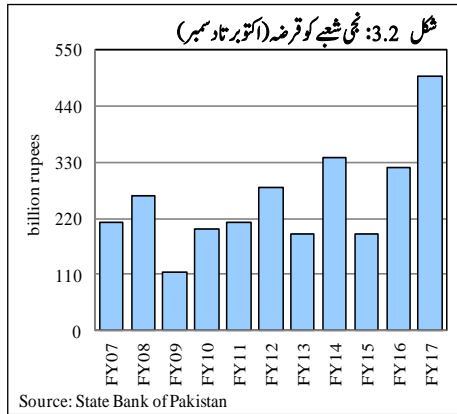
¹ جاری کھاتے کا خسارہ م س 16ء کے 1.9 ارب ڈالر سے بڑھ کر م س 17ء کی پہلی ششماہی میں 3.6 ارب ڈالر ہو گیا۔

² اکتوبر تا دسمبر 2016ء کے دوران آئی ایم ایف کا اوسط اجناس اشاریہ قیمت گزشتہ برس کی اسی مدت سے 12.9 فیصد زیادہ تھا۔ اس کے برعکس اکتوبر تا دسمبر 2015ء کے دوران اس اشاریے نے 33.2 فیصد کی سال بسال تنزلی درج کی۔

³ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جولائی تا اکتوبر 2016ء کے دوران کم نمو (2.0 فیصد سال بسال) درج کرنے کے بعد نومبر تا دسمبر 2016ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں سال بسال بنیاد پر اوسطاً 7.7 فیصد کی زبردست نمو آئی۔

یکسر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔⁴ تاہم، کئی معاشی استحکام کے نقطہ نظر سے نمو میں اضافے کی کوششوں کے دوران درآمد کے ابھرتے ہوئے دباؤ کو نظر انداز نہ کرنا دانشمندی دکھائی دیتا تھا۔ چنانچہ، پہلے سے رائج شرح سود کی حمایت میں 6:4 کے تناسب سے ووٹنگ کے بعد زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے پالیسی ریٹ کو 5.75 فیصد کی سابقہ شرح پر ہی برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔⁵

زری پالیسی کمیٹی کے فیصلے نے بنیادی طور پر ملک میں تاریخی پست شرح سود کا عرصہ طویل کر دیا۔⁶ یہ صورت حال قلیل مدتی کئی معاشی منظر نامے پر کمیٹی کے اطمینان کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔ اس کا نتیجہ قدرتی طور پر مثبت رہا۔ کارپوریٹ صارفین، جن کا رویہ سازگار کاروباری ماحول کے جواب میں رفتہ رفتہ ہی تبدیل ہو رہا تھا، انھوں نے خریف کی فصل کی آمد کے ساتھ قرضے کے نئے چکر کے آغاز پر 2016ء میں نومبر اور دسمبر کے مہینوں میں بہت تیزی سے قرضے لیے۔ بلند آمدنی والے اجزاء کی خاطر بینکوں نے اپنے اثاثوں کے جزدان کی تشکیل نو کے لیے حکمت عملی ترتیب دی جس کے باعث صارفی قرضوں میں بھی اضافہ ہوا۔



نتیجتاً، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کو دیے گئے مجموعی قرضوں میں 499.3 ارب روپے کا بے مثال اضافہ دکھائی دیا (شکل 3.2)؛ قیمتوں کی سطح کو ملحوظ رکھا جائے تو بھی یہ بہاؤ دس سالہ مدت کا بلند ترین اضافہ تھا۔ سازگار پالیسی ماحول کے ساتھ اس سے مندرجہ ذیل پہلو ظاہر ہوتے ہیں (i) م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں ٹیکسٹائل برآمدات کی سال بسال قدر اضافی میں کپاس کی بلند قیمتیں اور بحالی ظاہر کرتی ہیں، جس نے ٹیکسٹائل فرموں کی کارگزاری کے لیے جاری سرمائے کی ضروریات میں اضافہ کیا (باب 5)؛⁷ (ii) سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں کے بلند

⁴ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کے نمایاں خسارے میں نمایاں اضافے کے باوجود مجموعی بیرونی شعبے پر دباؤ محدود رہا، کیونکہ زرمبادلہ کے قرضے اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کافی مقدار میں موجود تھی۔

⁵ اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کی گئی آخری کمی (مئی 2016ء میں 25 بی پی ایس) کے بعد نومبر 2014ء سے شرح سود میں 425 بی پی ایس کی مجموعی کمی آئی ہے۔ اگلے پالیسی فیصلے (مارچ 2017ء) تک یہ طویل دورانیوں میں سے ایک ہو گا جب اسٹیٹ بینک نے پالیسی کی شرح اپنی سطح پر برقرار رکھی۔

⁶ ملک کی موجودہ پست شرح سود کے اس دور سے پہلے مئی 1972ء سے پہلے کا زمانہ تھا جب پالیسی ریٹ 6 فیصد سے کم رکھا جا رہا تھا۔

⁷ م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کپاس کی عالمی قیمتیں 13.6 فیصد بڑھ گئیں جبکہ م س 16ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ اضافہ 1.2 فیصد تھا۔ اسی طرح، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کئی کپاس کی قیمتوں میں 15.3 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔

دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

اخراجات، جنہوں نے سیمنٹ، ریل اسٹیٹ، اور تعمیرات کے شعبوں کی سرگرمی کو مہمیز کیا؛⁸ اور (iii) توانائی کے شعبے میں سی پیک سے متعلق سرگرمی میں اضافہ۔ چنانچہ، معین سرمایہ کاری اور جاری سرمائے کے زمروں دونوں ہی کے تحت قرضوں کے حجم میں خاصی بڑی مقدار میں اضافہ حیران کن نہیں تھا (سیکشن 3.3)۔

م 17ء کی دوسری سہ ماہی میں زری توسیع (80 فیصد سے زائد) کا بہت بڑا حصہ نجی شعبے میں غیر معمولی طور پر بڑی مقدار میں قرضوں کے استعمال پر مشتمل تھا (جدول 3.1)۔ باقی ماندہ میزانی قرض گیر یوں پر مشتمل تھا، جن کا حجم گذشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں

جدول 3.1: زری مجموعے								
بھانڈا ارب روپے میں								
	م 17ء			م 16ء			جنوری تا دسمبر	
	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	2015ء	2016ء
زری بنیاد	342.1	-7.8	334.3	237.5	26.5	264.1	696.5	761.3
ایم 2	119.8	360.0	479.7	29.6	616.2	645.9	1,352.4	1,708.8
خالص بیرونی اثاثے	111.6	39.0	150.6	-8.4	-12.2	-20.6	321.5	23.7
اسٹیٹ بینک	150.9	28.8	179.7	38.0	-3.4	34.6	353.9	165.5
جدولی بینک	-39.3	10.2	-29.1	-46.4	-8.7	-55.2	-32.4	-141.8
خالص ملکی اثاثے	8.2	321.0	329.2	38.1	628.4	666.5	1,031.0	1,685.1
* میزانیہ قرضے	139.4	43.9	183.3	299.6	107.5	407.1	872.6	1,010.9
اسٹیٹ بینک	-304.4	-124.8	-429.2	567.7	324.9	892.6	-450.1	847.0
جدولی بینک	443.8	168.7	612.5	-268.1	-217.4	-485.5	1,322.6	164.0
نجی شعبے کو قرضہ	-25.7	321.4	295.7	-115.6	499.3	383.7	261.2	534.4
دیگر اثاثا (خالص)	-140.1	22.9	-117.2	-152.7	10.4	-142.4	-152.5	-95.3

* نقد کی بنیاد پر

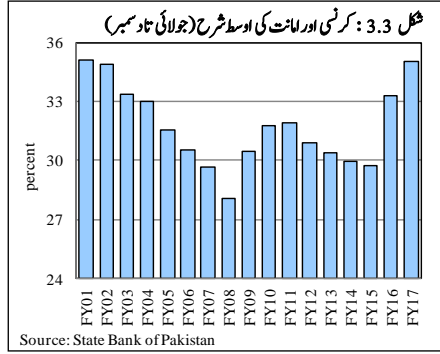
ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

خاصا کم تھا۔ سہ ماہی کے دوران نہ صرف مجموعی خسارہ کسی قدر پست تھا، بلکہ بیرونی مالکاری کی بلند دستیابی نے بینکاری شعبے کی فنڈنگ کا دباؤ بھی معتدل کر دیا۔⁹ م 17ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے بینکاری شعبے میں اپنی مخلوط قرض گیری جاری رکھی، یعنی اسٹیٹ بینک سے رقوم حاصل کرنا اور کمرشل بینکوں کو قرضے واپس کرنا۔ زری بنیاد پر اس کا اثر زائل کرنے کے لیے بازار زر کے سودوں کے ادخالات

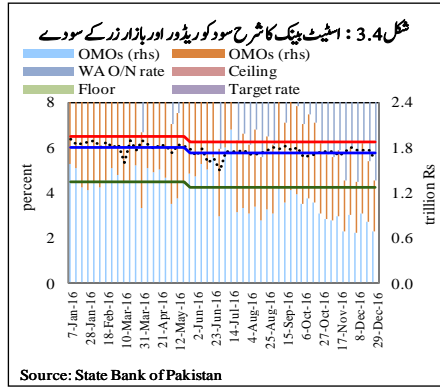
⁸ م 17ء کی پہلی سہ ماہی میں سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں کے اخراجات 445.7 ارب روپے ہو گئے جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 17.9 فیصد اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔

⁹ م 17ء کی دوسری سہ ماہی میں مجموعی مالیاتی خسارہ 361.2 ارب روپے تھا، جو پہلی سہ ماہی میں کے خسارے سے 17.5 فیصد کم تھا۔ اگرچہ م 17ء کی پہلی سہ ماہی میں بیرونی وسائل سے م 17ء کی پہلی سہ ماہی میں ہونے والے خسارے کا محض 15.7 فیصد پورا ہوا، لیکن یہ م 17ء کی دوسری سہ ماہی کے کل خسارے کے 47.6 فیصد کو پورا کرنے کے لیے کافی تھے۔

واپس کر لیے گئے (سکشن 3.2)۔ سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کی وجہ سے بھی زربنیاد پر کچھ منفی دباؤ آیا۔



چنانچہ، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں زربنیاد میں محض 0.6 فیصد کی نمو ہوئی، جس سے م س 17ء کی پہلی ششماہی کی مجموعی نمو کو 6.6 فیصد تک محدود رکھنے میں مدد ملی، جو گزشتہ برس م س 16ء کی پہلی ششماہی میں حاصل ہونے والی 10.6 فیصد کی نمو سے خاصی کم تھی۔ دوسری سہ ماہی میں خاصی توسیع کے باوجود مجموعی ایم 2 نمو میں اب بھی کمی رہی۔ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران ضارب زربنیچے کی جانب گامزن رہا، کیونکہ عوام نے نقد رقم اپنے پاس رکھنے کو ترجیح دی۔ جیسا کہ شکل 3.3 میں دکھایا گیا ہے، کرنسی اور امانت کی شرح جو م س 16ء کے اوائل میں بینکاری لین دین پر دہولڈنگ ٹیکس عائد کرنے کے فوراً بعد بڑھ گئی تھی، م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سولہ برس کی اس بلند ترین سطح کے قریب پہنچ گئی جو اس سے پہلے م س 01ء کی پہلی ششماہی میں دیکھی گئی تھی۔¹⁰



3.2 بازار زر میں ہونے والی پیش رفت

م س 17ء کی پہلی ششماہی میں پالیسی کی شرح بنا تبدیلی برقرار رہی اور بین الیمنٹ مارکیٹ میں سیالیت کی صورت حال میں مزید بہتری آئی کیونکہ حکومت نے اسٹیٹ بینک سے قرض گیری جاری رکھی۔ یہ دوسری سہ ماہی میں بالخصوص، جب قرضے کے چکر کا آغاز ہوتا ہے، مددگار رہی۔ سیالیت کی صورت حال میں بہتری کی عکاسی کئی اظہاریوں سے ہوتی ہے: (i) شبینہ ریٹس میں کمی، جو م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں ٹارگٹ ریٹ سے اوسط ایک بیسیس پوائنٹ اوپر کی سطح پر برقرار

رہے (شکل 3.4)؛¹¹ (ii) بازار زر کے سودوں کے واجب الادا اخراجات کی سطح تیزی سے نیچے آئی، جو آخر ستمبر کے 1147 ارب روپے سے کم ہو کر آخر دسمبر 2016ء تک 800 ارب روپے ہو گئی؛ اور (iii) اسٹیٹ بینک کی ریورس ریپو سہولت کا کمرشل بینکوں

¹⁰ بالخصوص، م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران کرنسی اور امانت کی اوسط شرح بڑھ کر 35.0 فیصد ہو گئی۔

¹¹ اس کے مقابلے میں پچھلی سہ ماہی میں شبینہ ریٹ کا ٹارگٹ ریٹ سے بالائی حد کی سمت 10 بی پی ایس انحراف ہوا۔

دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

میں محدود استعمال۔¹² مزید برآں طویل مدتی ریٹس کے حوالے سے م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران چھ ماہی کا بئور تقریباً 6.1 فیصد کے ساتھ خاصاً مستحکم رہا۔

بین الینک مارکیٹ میں اس آسانی کے باوجود م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سرکاری وثیقہ جات کی نیلامی میں کمرشل بینکوں کی شمولیت کم رہی (جدول 3.2)۔ پہلی سہ ماہی کے برخلاف جب حکومت نے (مجموعی طور پر) 300 ارب روپے کے مشترکہ ہدف کے دو گنے سے زیادہ رقم اکٹھا کی، دوسری سہ ماہی میں تمام پی آئی بل نیلامیاں غیر کامیاب رہیں۔ نہ صرف اہداف کے مقابلے میں پیش کردہ حجم خاصاً کم تھا، بلکہ کمرشل بینکوں کی جانب سے دیے گئے ریٹس بھی بلند تھے۔ اس صورت حال میں اور اس حقیقت کی وجہ سے بھی کہ حکومت کے پاس دیگر (اسٹیٹ بینک، بیرونی و ملکی غیر بینک) ذرائع سے بھی خاصی فنڈنگ دستیاب تھی، دوران سہ ماہی حکومت نے پی آئی بیز کے لیے تمام پولیاں مسترد کر دیں۔

جدول 3.2: حکومتی تسکات کی نیلامی کا خاکہ *

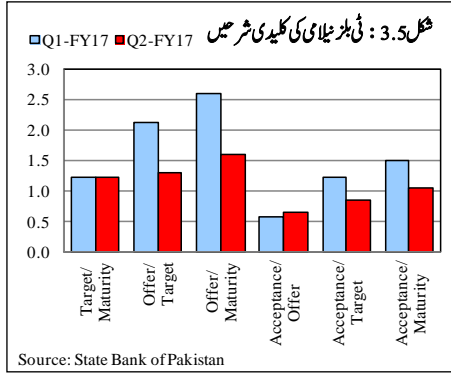
ارب روپے

پی آئی بیز			ٹی بلز		
قبولیت	پیشکش	ہدف	قبولیت	پیشکش	ہدف
مجموعی لحاظ سے					
218.3	808.2	200.0	1,321.2	1,387.0	1,200.0
182.9	447.0	150.0	1,014.0	2,060.9	1,225.0
678.5	995.3	300.0	1,763.9	3,066.0	1,450.0
-	234.6	200.0	1,099.6	1,695.8	1,300.0
عرصیت نکالنے کے بعد					
55.0	644.9	36.7	458.6	524.4	337.4
182.9	447.0	150.0	-132.4	914.5	78.6
-748.8	-431.9	-1,127.3	585.9	1,887.9	272.0
-	234.6	200.0	41.2	637.4	241.6

* بشمول غیر مساقتی اور خصوصی نیلامی (عرفی مالیت میں)

ماخذ: بینک دولت پاکستان

¹² م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں بینکوں نے صرف 6 دن ایس بی پی کی ریپورس ریپورٹ سہولت استعمال کی جبکہ گذشتہ سہ ماہی میں یہ 10 دن استعمال کی تھی۔ حجم کے لحاظ سے م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کی ونڈو سے کمرشل بینکوں نے 65.6 ارب روپے کی رقم قرض لیں، جبکہ گذشتہ سہ ماہی کے دوران 503.9 ارب روپے لیے تھے۔



ٹی بل کی نیلامی میں بھی ویسی ہی پست شمولیت اور بولی کی بلند شرح دیکھی گئی جیسی پی آئی بی کی نیلامی میں نظر آئی تھی۔ م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کمرشل بینکوں نے حکومتی ہدف سے 1.3 گنا زیادہ رقوم کی بولیاں دیں، جبکہ گزشتہ سہ ماہی میں ہدف کے دو گنا سے زیادہ تھیں (شکل 3.5)۔ تاہم، پی آئی بی نیلامی کے برعکس حکومت نے ٹی بل نیلامی کے ہدف کا تقریباً 85 فیصد حاصل کیا۔

پی آئی بی اور ٹی بل نیلامی کا پہلا نتیجہ حکومت کے لیے مجموعی فنڈنگ میں 400 ارب روپے کی کمی تھی، جسے اسٹیٹ بینک سے قرض لے کر پورا کیا گیا۔¹³ دوسرا قابل غور نتیجہ خطیافت کے لیے جز (ایک سال سے زائد کی عرصیت) کی، بالخصوص آخر ستمبر اور آخر دسمبر کے درمیان، عمودیت تھی (شکل 3.6)۔¹⁴ اس نے مہنگائی میں اضافے اور پالیسی ریٹ کے ممکنہ طور پر پست ترین سطح کو پہنچنے کی منڈی کی توقع کو ظاہر کیا؛ اس کی وجہ سے میعاد پر پی ایم میں اضافہ ہوا۔ حکومتی وثیقہ حیات کی نیلامیوں میں کمرشل بینکوں کی بولیوں کا پی آئی بی کی نسبت ٹی بلز کی طرف کسی قدر زیادہ رجحان، اس استدلال کے مطابق ہے۔ بہر حال، چونکہ حقیقی مہنگائی منڈی کی توقعات کے مقابلے میں کم رہی (بالخصوص نومبر اور دسمبر 2016ء میں)، اس لیے جنوری 2017ء کے دوران خطیافت کے لیے جُز میں کچھ اصلاح دکھائی دی۔

3.3 زری مجموعے

زری مجموعوں میں بہت سی پیش رفتیں تو پہلے ہی سیکشن 3.1، میں بیان کی جا چکی ہیں، مزید کچھ حقائق یہاں پیش کیے جا رہے ہیں:

¹³ م س 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 893 ارب روپے قرض لیے جس میں سے 325 ارب روپے م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں لیے گئے۔

¹⁴ ایک سال سے کم مدت کی پی کے آروی شرح سود تبدیل نہیں ہوئی کیونکہ یہ پالیسی ریٹ اور شبینہ ریٹ میں تبدیلیوں کے لیے زیادہ حساس ہے؛ زیر جائزہ مدت میں پالیسی ریٹ اپنی سطح پر قرار رہے، اور شبینہ ریٹ مارگٹ ریٹ سے قریب رہے۔

(i) م س 17ء کی مسلسل دوسری سہ ماہی میں بھی بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی آئی، جبکہ اس کے مقابلے میں م س 16ء کی اسی سہ ماہی میں اضافہ دیکھا گیا تھا۔ اہم بات یہ ہے کہ، جدولی بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے جو مئی 2016ء میں منفی ہو گئے تھے ان میں مزید کمی جاری رہی۔ یہ بالخصوص ملک میں کام کرنے والے کچھ غیر ملکی بینکوں کے زرمبادلہ کے بلند واجبات کو ظاہر کرتے ہیں؛

(ii) م س 17ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری شعبے کے اداروں (پی ایس ایز) کو قرضہ 60 ارب روپے بڑھ گیا۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ نیلم، جہلم پاور پراجیکٹ کی تکمیل کے لیے مالکاری میں اضافہ ہے؛ جون 2016ء میں کمپنی نے پراجیکٹ کی بروقت تکمیل کے لیے مالی رکاوٹوں سے نمٹنے کے لیے 100 ارب روپے کے صکوک جاری کیے تھے؛

(iii) م س 17ء کی پہلی ششماہی میں اجناسی قرضوں میں واپسی م س 16ء کی اسی ششماہی کے مقابلے میں دوگنی تھی۔¹⁵ دو اجناس، کھاد اور گندم، میں قرضوں کی واپسی سب سے نمایاں رہی۔ کھاد کے ضمن میں، 2016ء کے خریف میں حکومت کے اعانتی پروگرام کی وجہ سے یوریا اور ڈی اے پی دونوں ہی کے استعمال میں اضافہ ہوا۔ اس کی وجہ سے ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کو کمرشل بینکوں میں اپنے واجبات چکانے میں مدد ملی۔

جہاں تک گندم کا تعلق ہے، اگرچہ گزشتہ برس کے مقابلے میں اس برس خریداری کرنے والی ایجنسیاں کمرشل بینکوں کو زیادہ قرضے واپس کر سکیں تاہم واجب الادا قرضوں کے اسٹاک کے ساتھ ساتھ گندم کے فروخت نہ ہونے والے ذخائر بھی اب تک بلند ہیں۔ ملک میں فاضل گندم کی دستیابی کی وجہ سے م س 17ء میں حکومت نے (گندم کی اعانتی قیمت 1300 روپے فی 40 کلوگرام پر برقرار رکھتے ہوئے) گندم کے غیر فروخت شدہ ذخائر کی بلند سطح سے نمٹنے کے لیے بعض اقدامات کیے۔ اولاً، گندم کی برآمد پر 120 ڈالر فی ٹن کی اعانت پر (15 مارچ 2017ء تک) توسیع دی، اور اس اسکیم کے تحت گندم کی برآمد کی حد 4 لاکھ ٹن بڑھا کر 1.3 ملین ٹن کر دی۔ ثانیاً، م س 17ء کی پہلی ششماہی میں گندم کی برآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی مزید بڑھا کر 60 فیصد کر دی تاکہ منڈی میں ابھرتی ہوئی بھرماری کی صورت حال بننے سے بچا جاسکے۔¹⁶

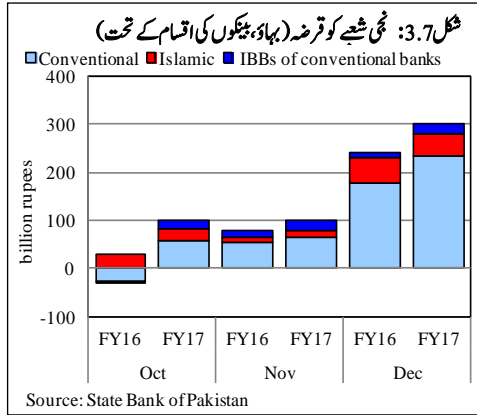
¹⁵ خاص طور پر، م س 17ء کی پہلی ششماہی میں 82.8 ارب روپے کی رقوم کی خالص واپسی ہوئی، جبکہ م س 16ء کی پہلی ششماہی میں 41.8 ارب روپے کی خالص رقوم واپس کی گئی تھیں۔

¹⁶ م س 16ء کی چوتھی سہ ماہی میں حکومت نے ریگولیٹری ڈیوٹی 25 فیصد سے بڑھا کر 40 فیصد کر دی تھی۔

3.4 نجی شعبے کو قرض

مستحکم کلي معاشی ماحول، توانائی اور امن وامان کی بہتر صورت حال، اور کراچی میں میگا پراجیکٹس کے آغاز سے گزشتہ چند برسوں سے ملک میں کاروباری ماحول سازگار ہو چکا ہے۔ م س 17ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کے استعمال پر اس کا مثبت اثر جاری رہا، تاہم قرضے کی طلب میں مزید تحریک ان عناصر سے ہوئی: (i) مئی 2016ء میں پالیسی ریٹ میں کمی کے موثر اثرات؛ (ii) ملک میں سرکاری شعبوں میں ترقیاتی منصوبوں اور سی پیک سے متعلق سرمایہ کاریاں، جنہوں نے ٹرانسپورٹ اور تعمیرات کی صنعتوں میں سرگرمیوں کو متحرک کیا؛ اور (iii) خام مال، بالخصوص کپاس اور کونکے، کی قیمتوں میں بحالی، جس نے ٹیکسٹائل اور سیمنٹ کے شعبوں میں جاری سرمائے کے قرضے کی طلب میں اضافہ کیا۔

تاہم، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں فیصلہ کن عامل سازگار رسدی صورت حال تھی، کیونکہ حکومت نے کمرشل بینکوں کو قرضوں کی واپسی جاری رکھی جس سے نجی شعبے کی فنڈنگ کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ان کے پاس کافی وسائل بچ گئے۔ مزید برآں، گزشتہ سال کے مقابلے میں امانتوں کی نمو معمولی سی بلند رہی؛ م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بینکوں کی مجموعی امانتیں 6.0 فیصد بڑھ گئیں، جبکہ گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں یہ 5.3 فیصد تھیں۔



طلب و رسد کے محرکات کے نتیجے میں م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کی قرض گیری میں نمایاں اضافہ ہوا۔ قرض میں یہ اضافہ جاری سرمایہ اور معین سرمایہ کاری دونوں ہی زمروں سے ظاہر ہے جو کہ بنیادی طور پر روایتی بینکوں سے لیا گیا (شکل 3.7)۔¹⁷ یہ اضافہ بالخصوص دسمبر کے دوسرے ہفتے میں زیادہ مضبوط تھا جب بینکوں نے نجی شعبے کو 229.9 ارب روپے کی قرض گاری درج کی۔ تاہم، اس رجحان سے

استثنا جنوری کے پہلے ہفتے میں دیکھا گیا جب 111.5 ارب روپے واپس کیے گئے۔¹⁸

¹⁷ م س 17ء میں بالخصوص، توانائی اور تعمیرات کے شعبوں کا معین سرمایہ کاری کے لیے قرضوں میں سب سے زیادہ حصہ برقرار رہا؛ مزید برآں، سیمنٹ،

ٹیکسٹائل، غذائی مصنوعات اور مشروبات نے بھی ان کی پیروی کی، حالانکہ م س 16ء میں انہیں اس مقصد کے لیے بہت معمولی قرضہ دستیاب ہوا تھا۔

¹⁸ تقویمی اور مالی سال کے آخری ہفتے میں بعض کمرشل بینکوں کا رجحان یہ ہوتا ہے کہ عارضی قرضہ لیں جس کے فوراً بعد اگلے ہفتے کافی قرض کی واپسی شروع ہو جاتی ہے۔ پہلے ہفتے سے مراد یہاں 30 دسمبر 2016ء تا 6 جنوری 2017ء کا ہفتہ ہے۔

بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں سست روی کے باوجود اشیاء سازی کے قرضے میں اضافہ

نچی شعبے کے کاروبار کو دیے جانے والے قرض میں م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اشیاء سازی کی فرموں نے تقریباً 68.5 فیصد قرض حاصل کیا (جدول 3.3)۔ حسب معمول ٹیکسٹائل یونٹ بڑے قرض گیر تھے جس کی وجہ بنیادی طور پر کپاس کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ مقدار اور قیمت دونوں لحاظ سے ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ بھی تھا۔¹⁹

جدول 3.3: نچی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے (دوسری سہ ماہی کے دوران بہاؤ)								
ارب روپے								
مجموعی قرضہ	جاری سرمایہ	مستحق سرمایہ کاری	تجارتی مالکاری					
م س 16ء	م س 17ء	م س 16ء	م س 17ء	م س 16ء	م س 17ء	م س 16ء	م س 17ء	م س 17ء
255.7	420.2	149.9	279.3	56.4	94.3	49.4	46.6	نچی کاروباری اداروں کو مجموعی قرضے
192.5	287.9	125.6	195.9	12.7	50.3	54.2	41.6	(1) اشیاء سازی
91.3	123.0	66.2	84.5	4.3	19.5	20.8	19.0	الف) ٹیکسٹائل
70.0	104.3	52.7	74.3	2.9	18.7	14.4	11.2	اسپننگ، ویونگ، فٹنگ
53.9	91.7	31.6	67.8	5.8	13.6	16.6	10.3	ب) غذائی مشروبات و مصنوعات
27.4	39.7	17.3	32.3	0.9	0.6	9.2	6.8	چاول کی پراسیسنگ
10.4	39.8	3.9	26.9	5.2	8.1	1.3	4.8	چینی
0.7	14.1	1.4	5.4	-2.2	6.2	1.5	2.6	ج) سیمنٹ
17.1	10.0	14.6	11.6	-0.1	-0.3	2.5	-1.2	د) کیمیکلز
0.9	5.1	1.0	2.2	-0.1	2.6	0.0	0.3	انسان ساختہ ریشے اور دیگر مصنوعات
4.3	-3.4	6.7	5.3	-4.8	-5.8	2.4	-2.9	کھاد
26.5	38.0	12.0	25.4	16.2	11.8	-1.7	0.9	(2) بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی
23.2	28.1	24.3	23.2	-1.5	2.9	0.4	2.0	(3) کاروبار اور تجارت
11.2	13.8	14.2	9.9	-4.1	1.9	1.1	2.0	خرود تجارت
10.8	14.5	9.4	13.7	2.1	1.1	-0.6	-0.3	تھوک اور کمیشن کی تجارت
23.2	16.9	8.2	6.3	11.6	10.8	3.5	-0.1	(4) تعمیرات
8.8	12.1	6.7	7.2	2.4	5.6	-0.3	-0.6	(5) رینک اسٹیٹ، کرایہ اور کاروبار کی سرگرمی
12.8	2.5	-0.8	1.4	14.0	1.5	-0.3	-0.4	(6) ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری / مواصلات
15.1	-6.5	14.2	-2.5	0.2	-4.5	0.7	0.6	(7) زراعت

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

¹⁹ م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کل کپاس کی قیمتوں میں 15.3 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ ٹیکسٹائل برآمدات کی مقدار اور قدر میں اضافے کی تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 5۔

اس کے برخلاف چینی کے شعبے میں قرض کی بلند طلب کی وجہ قیمتوں کی بجائے ان کا بڑھتا ہوا پیداواری حجم ہے۔ بالخصوص پنجاب میں گنے کی فصل کو مختص علاقہ اور اس کے بعد اس کی پیداوار نے م 17ء کے سالانہ ہدف کو عبور کر لیا²⁰ جس کے نتیجے میں کچل کاری کے موسم کے دوران قرض کی طلب گزشتہ سال کے مقابلے میں بلند رہی۔

جیسا کہ پہلے بھی بتایا جا چکا ہے، ملکی تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے کی وجہ سے سیمنٹ کے شعبے میں پیداوار اور مقامی ترسیل بلند رہی جو اس کی جاری سرمائے کی طلب کی وجہ تھی۔ مزید برآں منقولی شہادتیں ظاہر کرتی ہیں کہ کچھ بڑے سیمنٹ ساز توسیع کی تیاری کر رہے ہیں جو اس شعبے میں معین سرمایہ کاری قرضوں کی طلب کی توجیح کرتی ہے۔

لب لباب یہ ہے کہ چینی اور سیمنٹ جیسے شعبوں نے رواں مدت میں نمایاں طور پر بلند قرض لیا ہے؛ یہ بہتری بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں ان کے مضبوط انفرادی کردار سے بھی ہم آہنگ ہے۔²¹

توانائی کے شعبے کی قرض گیری کی ہیئت ترکیبی میں تبدیلی دیکھی گئی

گزشتہ برس بجلی کے منصوبے بنیادی طور پر طویل مدتی قرضوں (جسے معین سرمایہ کاری کہا جاسکتا ہے) پر مشتمل تھے، م 17ء کی پہلی ششماہی میں ان میں قلیل مدتی (جاری سرمایہ کاری) قرض گیری کی طرف منتقلی دیکھی گئی۔²²

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ، م 17ء کی پہلی ششماہی میں 276.3 ارب روپے کی بجلی تیار کرنے والی اور الیکٹریکل مشینری درآمد کی گئی، جبکہ اسی مدت میں توانائی کے شعبے میں صرف 101.2 ارب روپے کے معین سرمایہ کاری قرضے تقسیم کیے گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ

²⁰ گزشتہ موسموں میں کپاس کی فصل کو لاحق مسلسل مسائل اور کئی برسوں سے حکومت کی جانب سے گنے کے لیے مقررہ بلند امانتی قیمتوں کی وجہ سے کاشت کاروں کے لیے گنا ایک محفوظ اور منافع بخش انتخاب بن گیا جس کے باعث اس فصل کے زیر کاشت علاقے میں اضافہ ہو گیا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے، پاکستانی معیشت کی صورت حال پراسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے م 17ء، باب 2۔

²¹ م 17ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی 3.9 فیصد بڑھ گئی جبکہ م 16ء کی پہلی سہ ماہی میں بھی اتنی ہی نمود دیکھی گئی (دیکھیے باب 2 برائے حقیقی شعبہ)۔

²² خاص طور پر، م 16ء کی پہلی ششماہی میں بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی کے لیے معین سرمایہ کاری قرض کا خالص استعمال 18.7 ارب روپے تھا، جبکہ م 17ء کی پہلی ششماہی میں یہ 22.5 ارب روپے تھا۔ اس کے مقابل جاری سرمائے کا استعمال م 16ء کی پہلی ششماہی میں 3.2 ارب روپے سے بڑھ کر م 17ء کی پہلی ششماہی میں 17.7 ارب روپے ہو گیا۔ چنانچہ، روپے کے لحاظ سے رواں دورانیے میں معین سرمایہ کاری کے استعمال میں معمولی اضافے کے باوجود قرض کے مجموعی استعمال میں ان طویل مدتی قرضوں کا حصہ کم ہو گیا۔

دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

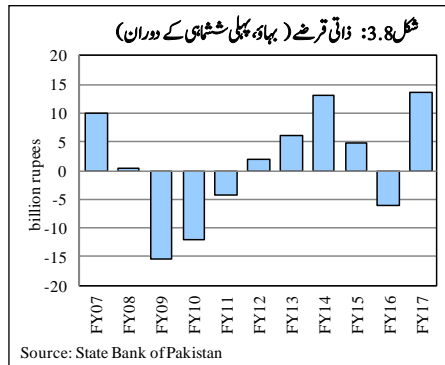
مشینری کی درآمد کے ایک بڑے حصے کی مالکاری کے لیے بینک سے قرض نہیں لیا گیا ہے۔²³ اس کے برعکس، بڑھتی ہوئی آپریشنل لاگتوں (مختلف فیولز کی خریداری) کے لیے توانائی کے اداروں کی جانب سے جاری سرمائے کے قرض کی طلب میں بظاہر اضافہ ہوا ہے، کیونکہ گذشتہ برس درآمد کی گئی مشینری اب استعمال کی جائے گی۔

جدول 3.4: صارفی مالکاری				
بہاؤ ارب روپے میں				
	پورا سال			
	جولائی تا دسمبر	م 15ء	م 16ء	م 17ء
مجموعی	32.0	25.5	13.1	9.9
گاڑیاں	21.0	26.8	8.2	11.8
ذاتی	9.1	-11.3	4.9	-6.0
مکان کی تعمیر	0.9	7.9	0.2	2.7
کریڈٹ کارڈ	1.1	1.7	-0.1	0.8
پائیدار صارفی اشیا	-0.1	0.4	-0.1	0.5

ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

صارفی مالکاری مضبوط رہی

م 17ء کی پہلی ششماہی میں صارفی مالکاری میں 37.6 ارب روپے کا اضافہ درج کیا گیا (جدول 3.4)۔ گاڑیوں کی مالکاری کا جُز ہنوز غالب رہا، جبکہ ذاتی قرضوں میں اضافہ نظر آیا۔ م 17ء کی پہلی ششماہی میں 13.7 ارب روپے کے ذاتی قرضوں کا استعمال دیکھا گیا جو تقریباً ایک عشرے کی سب سے بڑی ششماہی مقدار ہے (شکل 3.8)۔



3.5 مہنگائی

م 17ء کی پہلی ششماہی میں اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑھ کر 3.9 فیصد ہو گئی، جبکہ م 16ء کی پہلی ششماہی میں یہ 2.1 فیصد تھی (جدول 3.5)۔ اس اضافے کی اہم وجوہات یہ تھیں: (i) تازہ سبزیوں کی کم رسد؛²⁴ (ii) غذائی اجناس، جیسے پام آئل، چاول اور چینی کی عالمی قیمتوں میں نمایاں بحالی؛²⁵ (iii) وفاقی بجٹ برائے 2016-17ء میں مختلف اشیا، جیسے سگریٹ،

²³ مشینری کے درآمدی ڈیٹا کے بارے میں مزید جاننے کے لیے دیکھیے باکس 5.1، باب 5۔

²⁴ مٹر، مرچیں، لہسن، ادراک، گاجر، کھیرے، شلغم، گوبھی، پالک، لیٹوں وغیرہ کا شمار تازہ سبزیوں میں ہوتا ہے۔ آلو، ٹماٹر، اور پیاز ان میں شامل نہیں، جن کی قیمتوں کا ڈیٹا الگ درج کیا جاتا ہے۔

²⁵ اس اضافے کی وجہ اساسی اثر کو قرار دیا جاسکتا ہے، کیونکہ صارف اشاریہ قیمت میں چند بہت زیادہ وزن کی حامل اشیا جن کی قیمت گذشتہ برس تیزی سے کم ہوئی تھی، م 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران یا تو ان (خوردنی تیل / گھی، اور چاول) کی قیمت میں اضافہ ہوا یا م 17ء کی دوسری سہ ماہی میں ان (موٹر فیول) میں معمولی سی کمی درج کی گئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

خشک دودھ، اسٹیشنری کے سامان اور سیمنٹ پر ٹیکس عائد کرنے کے اقدامات کے اثرات؛ اور (iv) ملکی طلب کی میں بتدریج اضافہ، بالخصوص غیر غذائی غیر تیل میں، جیسا کہ بڑھتی ہوئی قوزی گرائی سے ظاہر ہے۔

جدول 3.5: مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت فیصد

توزی	غیر غذائی غیر توانائی	غیر غذائی توانائی	مجموعی غذائی	مجموعی غیر غذائی	مجموعی
تراشیدہ					
م 16ء					
پہلی سہ ماہی	2.8	3.9	-3.7	2.7	0.3
دوسری سہ ماہی	2.8	3.8	-1.2	3.0	1.8
پہلی ششماہی	2.8	3.8	-2.5	2.9	1.0
تیسری سہ ماہی	3.5	4.5	1.7	4.1	3.3
چوتھی سہ ماہی	3.7	4.5	0.1	3.9	3.0
م 17ء					
پہلی سہ ماہی	3.6	4.6	-1.6	3.7	4.0
دوسری سہ ماہی	3.8	5.2	-2.1	4.1	3.6
پہلی ششماہی	3.7	4.9	-1.8	3.9	3.8

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان

اہم بات یہ ہے کہ اگر سہ ماہی میں گاڑیوں کے فیول اور ٹرانسپورٹ خدمات کی قیمتوں میں سال بسال کی جاری نہ رہتی تو مجموعی صارف اشاریہ قیمت پر ان عوامل کے مشترکہ اثرات بڑھ جاتے۔²⁶ مزید برآں، م 17ء کی دوسری سہ ماہی میں پاکستانی روپے کے استحکام نے بھی مہنگائی کی شرح کم رکھنے میں کردار ادا کیا۔ پہلی ششماہی کی 3.9 فیصد سال بسال مہنگائی سالانہ منصوبہ برائے 17-2016ء کے طے کردہ ہدف 6.0 سے کافی کم ہے۔

واپس ربط رکھتے ہوئے، م 17ء کی پہلی ششماہی کی دونوں سہ ماہیوں میں تازہ سبزیوں کی قیمتیں بلند رہیں؛ اس بنا پر م 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں شامل 20 وزنی ترین اشیاء میں شامل تازہ سبزیوں نے 19.2 فیصد کا بلند ترین اضافہ درج کیا گیا۔ اس کے مقابلے میں گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی کے دوران 1.9 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ بعض سبزیوں (بالخصوص لہسن اور شلغم) کی ملکی پیداوار کو نہ صرف خشک موسم نے متاثر کیا، بلکہ غیر رسمی تجارت کی سرکوبی نے بھی درآمدی رسد کو بری طرح متاثر کیا۔²⁷

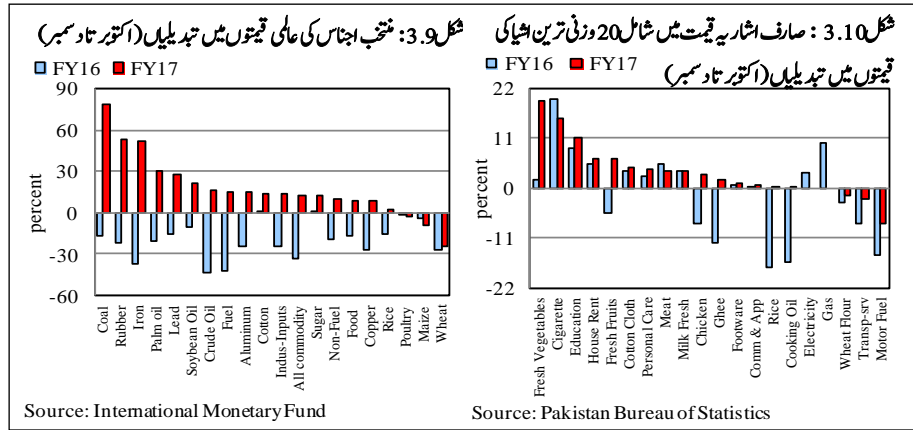
²⁶ صارف اشاریہ قیمت میں ان دونوں کا مجموعی وزن 5.7 فیصد ہے۔

²⁷ مثال کے طور پر جولائی تا اکتوبر م 17ء میں گو بھی، پالک، اور لیموں و ترشا کی درآمد کم ہو کر بالترتیب 1.9، 0.2، اور 2.6 میٹرک ٹن ہو گئی، جبکہ گزشتہ برس کے اسی دورانیے میں یہ بالترتیب 2.1، 1.0، اور 5.1 میٹرک ٹن تھیں۔

دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 17ء

بہر حال، م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں سبزی کی قیمت میں وسیع پیمانے پر ہونے والے اضافے کے مقابلے میں م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ چند اشیاء تک محدود ہو گیا۔²⁸

اسی دوران، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کئی غذائی اجناس کی عالمی قیمتوں میں بحالی ہوئی (شکل 3.9)، اور اب یہ ملکی مہنگائی پر بھی اثر انداز ہونا شروع ہو گئی ہے (شکل 3.10)۔ بالخصوص، م س 17ء کی پہلی سہ ماہی تک چاول، خوردنی تیل، گھی، اور چینی کی ملکی قیمتوں میں کمی کاربجھان م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران معکوس ہو گیا۔ مزید برآں، وفاقی بجٹ برائے 17-2016ء میں ٹیکس کے نفاذ / اضافے سے بہت سی اشیاء (جیسے سگریٹ، خشک دودھ اور اسٹیشنری) نے بھی مہنگائی کے اضافے میں حصہ لیا۔²⁹ ڈیوٹی کی ساخت کے طریقہ کار میں حکومت کی جانب سے تبدیلی کی وجہ سے سیمنٹ کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا۔³⁰



ان اشیاء کے علاوہ، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں صحت اور تعلیم کی خدمات کی قیمتوں میں بھی بالترتیب 8.1 فیصد اور 11.3 فیصد کا نمایاں اضافہ درج کیا گیا، جبکہ م س 16ء کی دوسری سہ ماہی میں ان میں بالترتیب صرف 2.7 فیصد اور 8.8 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ ڈرگ

²⁸ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی میں بہت سی تازہ سبزیاں، جیسے بیگن، لوکی، بھنڈی، ٹنڈے، توری، کرپا، مرچیں (ہری) اور لہسن میں 20 فیصد سے زائد مہنگائی درج کی گئی۔ تاہم، م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں بہت سی سبزیوں کی قیمتوں میں تیزی سے کمی درج کی گئی، مثلاً لوکی، بھنڈی، مٹر، ٹنڈا، توری، کرپا، ارودی، گاجر اور اورک، جبکہ لہسن اور شلغم میں بالترتیب 66.5 اور 22.3 فیصد مہنگائی درج کی گئی۔

²⁹ مثال کے طور پر م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں سگریٹ اور سیمنٹ میں 15.3 اور 5.2 فیصد کی مہنگائی درج کی گئی، جبکہ م س 16ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ بالترتیب 19.8 اور 1.2 فیصد تھی۔

³⁰ تفصیل کے لیے دیکھیے اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ برائے م س 17ء، باب 3۔

ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان (ڈی آر اے پی) کی منظوری کے بعد ادویات کی قیمتوں میں ہونے والے اضافے کی وجہ سے صحت کی خدمات اور ان سے متعلقہ اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔³¹ تعلیم کے معاملے میں یہ اضافہ م س 16ء کے مقابلے میں م س 17ء میں تعلیمی فیسوں میں جلد نظر ثانی کو ظاہر کرتا ہے۔³² یہ تبدیلیاں قوزی گرانی میں تیز اضافے کی وجہ ہیں: م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں غیر غذائی غیر تیل بڑھ کر 5.2 فیصد ہو گئی جبکہ گزشتہ تین سہ ماہیوں میں اس کی اوسط 4.5 فیصد تھی۔

ٹرانسپورٹ محض وہ گروپ تھا جس کی قیمتیں م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں کم ہوئیں۔³³ یہ جنوری تا مارچ 2016ء میں حکومت کی اعلان کردہ فیول کی قیمتوں میں کمی کے موثر اثرات کو ظاہر کرتی ہیں۔³⁴ تاہم، جب حکومت نے بالآخر دسمبر 2016ء میں پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ کیا تو پیٹرولیم کی قیمتوں میں سات مہینوں سے جاری استحکام ختم ہو گیا۔³⁵ صارف اشاریہ قیمت مہنگائی پر اس کے اثرات آنے والے مہینوں میں ظاہر ہوں گے۔

منظر نامہ

م س 17ء کی دوسری سہ ماہی کے آخری حصے میں پیداوار میں کمی کے لیے اویک معاہدے کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان پیدا ہوا، کیونکہ نومبر 2016ء سے فروری 2016ء کے درمیان ان میں 25.0 فیصد اضافہ ہوا۔³⁶ جیسا کہ توقع تھی، حکومت نے وسط جنوری 2017ء سے اس کے جزوی اثرات ملکی صارفین کو منتقل کیے ہیں۔³⁷

³¹ بذریعہ ایس آر آر 2016/ (1) 628 بتاریخ 22 جولائی 2016ء، ڈی آر اے پی، وزارت برائے قومی صحت خدمات، ریگولیشن اینڈ کوآرڈینیشن۔

³² م س 16ء کی تیسری سہ ماہی میں تعلیمی فیسوں میں اضافہ کیا گیا تھا، جبکہ م س 17ء میں دوسری سہ ماہی میں یہ اضافہ کیا گیا۔

³³ م س 17ء کی دوسری سہ ماہی میں ٹرانسپورٹ گروپ کی قیمتوں میں 3.3 فیصد کمی آئی، جبکہ م س 16ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ کمی 8.6 فیصد تھی۔

³⁴ جنوری تا مارچ 2016ء کے دوران حکومت نے پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں مجموعی طور پر بالترتیب 13.5 روپے اور 12.5 روپے فی لٹر کٹوتی کی تھی۔

³⁵ دسمبر 2016ء میں حکومت نے پیٹرول اور ہائی اسپید ڈیزل کی قیمتوں میں بالترتیب 2 روپے اور 2.70 روپے فی لٹر اضافے کا اعلان کیا۔ اپریل 2016ء کے بعد یہ پہلا اضافہ تھا۔ ایک مہینے پہلے آئل مارکیٹنگ کمپنیوں نے ایچ او بی سی کی ڈی ریگولیشن کی وجہ سے اس کی قیمتیں بڑھائی تھیں۔

³⁶ امریکی انتخابات کے موقع پر 8 نومبر 2016ء کو اور 30 نومبر 2016ء کو جس دن اویک پیداوار میں کمی پر راضی ہوا تو سعودی عربین لائٹ آئل بالترتیب 43 ڈالر اور 45.4 ڈالر فی بیرل کے حساب سے فروخت ہوا۔ 6 مارچ 2016ء کو اس کی فروخت اوسطاً 54.2 ڈالر فی بیرل تھی۔

³⁷ جنوری کے وسط سے یکم مارچ 2017ء تک حکومت نے چار مواقع پر پیٹرول اور ہائی اسپید ڈیزل کی قیمتوں میں مجموعی طور پر بالترتیب 6.7 روپے فی لٹر اور 6.8 روپے فی لٹر کا اضافہ کیا۔ مزید برآں، دسمبر 2016ء میں سی این جی کی ڈی ریگولیشن (بہ توسط وزارت پیٹرولیم اور قدرتی وسائل نوٹیفیکیشن نمبر-CNG

Price-16/ (9) 7 بتاریخ 16 دسمبر 2016ء) کی وجہ سے سی این جی کی قیمت 1.7 روپے فی کلوگرام بڑھ چکی ہے۔

م س 17 کے بقیہ مہینوں میں درج ذیل عوامل ملکی مہنگائی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں:

- (i) اجناس اور تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی توقع ہے جو ملکی مہنگائی کو بھی متاثر کرے گی۔
 - (ii) حال ہی میں تھوک اشاریہ قیمت کے تعمیراتی جُز میں زبردست اضافہ نظر آ رہا ہے جو صارف اشاریہ قیمت میں اجرتوں اور تعمیراتی اشیا کی قیمتوں تک منتقل ہو سکتا ہے۔³⁸ مزید برآں، چونکہ تعمیراتی لاگت کا اثر کرایہ مکان پر بھی پڑتا ہے، لہذا صارف اشاریہ قیمت کے سب سے بڑے جُز اشاریہ کرایہ مکان میں اضافے سے صارف اشاریہ قیمت مہنگائی پر اضافے کا دباؤ پڑ سکتا ہے۔
 - (iii) دوسری جانب، حالیہ بارشوں سے گندم اور تلف پذیر غذائی اشیا کی رسد کی صورت حال میں بہتری ممکن ہوگی جو مہنگائی کے دباؤ کو ختم کرنے میں مددگار ہوگی۔
- چنانچہ، م س 17ء کے دوران سالانہ صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 4 فیصد کے قریب رہنے کی توقع ہے۔

³⁸ تھوک اشاریہ قیمت کے تعمیراتی خام مال میں گلاس شیٹس، دیگر شیشے کی اشیا، سرامکس اور سینیٹری، اینٹیں اور ٹائلیں، فولاد کی سلاخیں اور چادریں اور پائپ فٹنگز شامل ہیں۔